بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ٹیلیفون نمبر ۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی — یوم چہارشنبہ

ترسیل زر اور اشتہارات وغیرہ کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہونی چاہئے

جلد ۳۰	۱۵۔ ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش	یکم ماہ رجب ۱۳۶۱ھ	۱۵۔ جولائی ۱۹۴۲ء	نمبر ۱۶۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ساڑھے سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو ضعف کی شکایت ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو سر اور پیٹ میں درد کی تکلیف ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دُعا کی جائے۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب دہلی تشریف لے گئے ہیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان — یکم رجب ۱۳۶۱ھ

اتحاد بین الاقوام اور مذہب

آج کل اخبارات میں ایک نئی انجمن کا چرچا ہے۔ جو انڈین سوشل کانگرس کے نام سے لاہور میں قائم کی گئی ہے۔ اس کا مقصد اہلِ ملک میں اتحاد پیدا کرنا بتایا گیا ہے۔ اور کہا گیا ہے۔ کہ یہ مجلس "مکمل طور پر مذہبی اور سوشل آزادی کی تبلیغ کرے گی۔ جو نسل اور مذہب سے بلند ہو۔ اور جس میں عورت یا مرد کی تخصیص نہ ہو"۔

اسی قسم کی پہلے سینکڑوں کوششوں کی ناکامی کا ذکر کرتے ہُوئے معاصر ریاست ۲۹۔ جون نے لکھا ہے:۔ "اگر یہ لوگ ملک میں فی الحقیقت اتحاد پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ تو ان کو عملی قدم اٹھانا چاہیئے۔ اور وُہ یہ کہ متعصب اور مذہب پرست حلقہ کی بکواس اور مخالفت کی پروا نہ کرتے ہُوئے ہندوؤں، مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان شادیاں کثرت سے کی جائیں۔ ماں باپ اپنے بچوں کے مذہبی خیالات میں دخل نہ دیں۔ ہر شخص کو ذاتی خیال۔ ذاتی مذہب اور ذاتی عقیدہ کا حق حاصل ہو"۔

مطلب یہ ہے۔ کہ موجودہ مذہبی حدبندیاں اگر ختم کر دی جائیں۔ اور آئندہ کے لئے مذہبی تعلیم بند کر دی جائے۔ تو ملک میں اتحاد ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ محض معاصر موصوف کی خوش فہمی ہے۔ کیونکہ اتحاد کا یہ طریق کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اور نہ بین الاقوامی شادیاں ملک میں اتحاد کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ دراصل اس زمانہ میں مذہب کی مخالفت اور مذہبی حدبندیوں کی مذمت ایک فیشن سا ہو گیا ہے۔ اور ایسی باتیں کرنا اپنی آزاد خیالی کا تقاضا سمجھا جاتا ہے ورنہ اگر اپنے اپنے دائرہ میں شادیاں کرنا۔ اور اپنے بچوں کو مذہبی تعلیم دینا تمام فساد۔ اور نااتفاقی کا موجب ہوتا۔ تو یورپ میں کبھی کا امن و امان ہو چکا ہوتا وہاں نہ تو کوئی شادیوں پر پابندی ہے اور نہ مذہبی تعلیم کی طرف کوئی توجہ۔ ہر شخص آزاد ہے۔ کہ جس قوم اور جس ملک میں چاہے۔ شادی کرے۔ اور مذہب سے زیادہ سے زیادہ بے رغبتی رکھے۔ کوئی اس سے پوچھنے والا نہیں۔ بچوں کے لئے مذہبی تعلیم کا کوئی اہتمام نہیں کیا جاتا۔ اور کسی کے مذہبی خیالات ورجحانات میں دخل نہیں دیا جاتا۔ بلکہ وہاں تو بکثرت ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو مذہب کی مخالفت پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ ایسی حکومتیں ہیں جن کی بنا ہی لامذہبیت پر ہے۔ پھر کیا وہاں امن و امان قائم ہو چکا۔ وہاں مختلف قوموں۔ اور مختلف ملکوں میں اتحاد ہو گیا۔ ایک دُوسرے پر درندوں کی طرح حملوں کا سلسلہ رُک گیا۔ اگر نہیں۔ تو پھر یہ کہنا کتنی غلط بات ہے۔ کہ اگر ہندوستان میں ایسی لامذہبیت اور ایسی بے محابا آزادی کا سلسلہ جاری کر دیا جائے۔ اور کوئی مذہبی۔ اور تمدنی حدبندی باقی نہ رہنے دی جائے۔ تو امن اور اتحاد قائم ہو جائے گا۔

پھر یہ بات بھی سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ "والدین اگر بچوں کے مذہبی خیالات میں دخل نہ دیں" تو اتحاد کی کونسی مؤثر صورت پیدا ہو جائے گی۔ انسان طبعاً متمدن واقع ہُوا ہے۔ بچہ دُوسرے بچوں سے اثر قبول کرتا ہے پڑوسیوں اور محلہ والوں کے خیالات سے متاثر ہوتا ہے۔ پھر وُہ سکول میں جاتا ہے۔ تو اُستادوں کے خیالات اس پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ مذہب و تمدن کے متعلق وُہ کتب جو اسے پڑھائی جاتی ہیں۔ اس پر اثر کئے بغیر نہیں رہتیں۔ یہ سب چیزیں ایسی ہیں۔ کہ نہ ان سے بچے کو علیحدہ رکھا جا سکتا ہے۔ اور نہ وُہ اُن سے اثر قبول کئے بغیر رہ سکتا ہے۔ اور جب اتنی کثرت سے بیرونی اثرات اس پر پڑ رہے ہوں۔ اور اور اس کے مذہبی۔ تمدنی۔ معاشرتی۔ سیاسی خیالات وافکار کی تعمیر میں حصہ لے رہے ہوں۔ تو والدین نے کونسا قصور کیا ہے۔ کہ وُہ اپنے لمبے تجربہ کی بنا پر اور علٰی وجہ البصیرۃ جن خیالات کو بہترین اور مفید ترین سمجھتے ہیں۔ وہ انہیں اپنے بچوں کے گوش گزار نہ کر سکیں۔ وُہ جس چیز کو زہر سمجھتے ہیں اور جو خیالات ان کے نزدیک ان کے بچے کے لئے نقصان رساں ہیں۔ انہیں تو بچہ تک پہنچنے سے روک نہ سکیں۔ لیکن جو خیالات ان کے نزدیک اس زہر کا تریاق ہیں۔ ان کا اسے پابند نہ بنائیں۔

پس یہ بات قطعاً بے بنیاد ہے کہ ایسی لغو تجاویز ملک میں اتحاد قائم کر سکتی ہیں۔ ان سے آج تک نہ تو دُنیا میں اتحاد قائم ہوا۔ اور نہ آئندہ ہو سکتا ہے۔ اس طرح یہ بھی غلط بات ہے کہ مذہب کو اُڑا دینے سے اتحاد ہو سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ مذہب کو مٹانے سے نہیں۔ بلکہ صحیح طور پر قائم کرنے سے حقیقی اتحاد ہو سکتا ہے۔ اور جب بھی ہوگا مذہبی بنا پر ہی ہوگا۔ مذہب ایک رستہ ہے جسے انسان کے پیدا کرنے والے نے اس کے لئے تجویز کیا۔ تا وُہ خطرات اور خدشات سے محفوظ رہ کر دُنیا میں سفر کر سکے۔ اور جو لوگ اپنے خالق کے تجویز کردہ رستہ کو چھوڑ کر منزل تک پہنچنے کے لئے خود رستے تجویز کرتے ہیں۔ وُہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اور تجربہ بتاتا ہے کہ آج تک نہیں ہو سکے۔ لیکن اس کے ساتھ اس امر کو بھی مدنظر رکھنا ضروری ہے کہ مذاہب بھی سب کے سب آج صراطِ مستقیم کی حیثیت نہیں رکھتے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اپنے اپنے وقت میں ہر مذہب خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا سیدھا رستہ تھا۔ مگر بعد میں لوگوں نے اس میں کجی پیدا کر دی۔ حتےٰ کہ وُہ کامل شریعت اور سیدھا رستہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اس تک پہنچنے کا ظاہر کیا گیا جس کا نام اسلام ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اور آج یہی ایک راستہ ہے۔ جس پر چل کر دنیا میں امن اور آخرت میں کامیابی ہو سکتی ہے۔ مگر افسوس کہ آج انسانی مصائب کا علاج تلاش کرنے والے پہلے تو مذہب کے نام پر ہی تبر چلانا چاہتے ہیں۔ اور جو مذہب کے ساتھ تھوڑا بہت لگاؤ رکھتے ہیں۔ وہ اسی بے جان لاشہ سے چمٹے ہوئے ہیں۔ جس میں نہ حرارت باقی ہے۔ اور نہ زندگی کی کوئی اور علامت۔ اور ظاہر ہے۔ کہ مردہ چیز کسی کو کیا فائدہ پہونچا سکتی ہے۔ پس یہ سب تجاویز غلط ہیں۔ جو لوگ انسانیت کی ہمدردی کے جذبہ کے ماتحت اتحاد کے لئے کوشش ضروری سمجھتے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ صحیح مذہبی تعلیم پر اس کی بنیاد رکھیں ؛

احمدیہ ڈبل کمپنی میں بھرتی ہونا کیوں ضروری ہے

موجودہ جنگ کے خطرات چونکہ ہر طرف سے روز بروز ہندوستان کے قریب ہوتے جا رہے ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ان خطرات سے بچنے کے لئے جو کچھ بھی کر سکتے ہیں کریں۔ اور جو امداد بھی دے سکتے ہیں دیں۔ علاوہ ازیں اس موقعہ پر ہمارے پیش نظر یہ امر بھی رہنا چاہیئے۔ کہ موجودہ جنگ کے نتیجہ میں جو حالات پیدا ہونے والے ہیں۔ ان میں بھی اپنے حقوق اپنی جان اپنی عزت اور اپنے اموال کی حفاظت کرنے کے لئے فوجی تربیت یافتہ ہونا ضروری ہے۔ ان ضروریات کے پیش نظر ہر احمدی نوجوان کو دوسری احمدیہ ڈبل کمپنی میں بھرتی ہونا اپنا فرض سمجھنا چاہیئے۔ جس کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ خصوصیت سے ارشاد فرما چکے ہیں ؛

ایک لاکھ روپیہ کے انعامات

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق جو یہ پیشگوئی فرمائی۔ کہ وہ کثرت سے مال تقسیم کریگا۔ مگر کوئی اسے قبول نہ کریگا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اس طرح پوری ہوئی۔ کہ آپ نے مخالفین کو ان باتوں کے ثبوت پیش کرنے پر جنہیں وہ مانتے۔ اور جو ان کی طرف سے پیش کی جاتی تھیں، ہزار ہا روپیہ بطور انعام پیش کیا۔ مگر کوئی اس میں سے ایک پیسہ بھی حاصل نہ کر سکا۔ خدا تعالےٰ حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آبادی کی ہمت اور مال میں برکت دے۔ اور انہیں اپنے خاص فضلوں کا مورد بنائے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کام (لیفیض المال) کو خصوصیت سے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ حال میں انہوں نے ان انعامات کو جن کا ان کی طرف سے مختلف اوقات میں اعلان ہوتا رہا ہے۔ اور جن کی رقم ایک لاکھ تک پہنچ چکی ہے یکجائی طور پر ایک رسالہ کی صورت میں شائع کر دیا ہے۔ جس کا مطالعہ حق پسند اصحاب کے لئے بہت مؤثر اور مفید ہو سکتا ہے۔ چونکہ ان انعامات کے مخاطب مسلمان۔ غیر مسلم حتیٰ کہ غیر مبایعین بھی ہیں۔ اس لئے اس کی اشاعت کا بہت وسیع میدان ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ الہ دین بلڈنگس سکندر آباد کے پتہ سے حضرت سیٹھ سے منگا کر تقسیم کریں ؛

درخواست دعا

مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے کے ماموں جناب مستری فیض احمد صاحب (آف جموں) جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں کچھ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اب ان کی حالت بہت مخدوش ہوگئی ہے۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے صحت عطا کرے ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مردود مذہب کی یہ نشانی ہے کہ تازہ کلام الٰہی کا نور اسمیں پایا نہیں جاتا

"جس طرح ہر ایک صبح تازہ کھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح جب مرور زمانہ سے نورِ ایمان جو یقین ہے کم ہو جاتا ہے۔ تو وہ خدا کی کلام کو پڑھتے تو ہیں مگر وہ پڑھنا ان کے حلق کے نیچے نہیں اترتا۔ تب خدا کا کلام جو ان سے دُور ہو جاتا ہے۔ اور انہیں چھوتا نہیں کوئی نیک اثر ان پر ڈال نہیں سکتا۔ گویا وہ کلام ان کو چھوڑ کر آسمان پر اٹھ جاتا ہے۔ تب ایک جوہر قابل پیدا کیا جاتا ہے۔ جس کو کلام اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اور خدا کی کلام کی طاقت اس کو یقین کے کامل مرتبہ تک پہونچاتی ہے۔ تب وہ علم جو آسمان پر اٹھ گیا تھا۔ پھر اس کے ذریعہ سے زمین پر واپس آ جاتا ہے۔ اسی طرح ہمیشہ یقین خدا کے تازہ مکالمہ سے تازہ پیدا ہوتا رہتا ہے۔ اور جس شریعت کو خدا تعالےٰ منسوخ کر دیتا ہے۔ اس شریعت کی پیروی کرنے والوں کے دل ممسوخ ہو جاتے ہیں۔ اور ان میں کوئی باقی نہیں رہتا۔ جس پر تازہ کلام وارد ہو۔ تب وہ کتاب ایک متعفن پانی کی طرح ہو جاتی ہے۔ جس کے ساتھ بہت کیچڑ اور گند مل گیا ہے۔ اور ایسی شریعت سے انسانوں کو کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ان کے ہاتھ میں صرف قصے رہ جاتے ہیں۔ اور آسمان کا تازہ پانی یعنی تازہ کلام الٰہی ان کے پاس نہیں آتا۔ پس اس سے سمجھا جاتا ہے۔ کہ خدا نے انکو چھوڑ دیا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ مردود مذہب کی یہ نشانی ہے۔ کہ تازہ کلام کا نور اس میں پایا نہیں جاتا۔ اور وہ لوگ ہمیشہ اسی کلام پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ جس کی تازہ الٰہی کلام تصدیق نہیں کرتا۔ اور نہ تازہ نشان تصدیق کرتے ہیں۔ اس لئے ان کے دل مردہ رہتے ہیں۔ اور نور یقین جو گناہوں کو جلاتا ہے ان کے نزدیک نہیں آتا۔ اس تمام بیان کا خلاصہ در خلاصہ یہ ہے۔ کہ تازہ کلام الٰہی خدا کی شریعت کا پشتیبان ہے۔ اور اس کشتی کو جو گناہوں کے سبب سے غرق ہونے لگتی ہے۔ جلد تر کنار امن تک پہونچانے والا ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۱۱۳-۱۱۴)

۳۱ جولائی تک ادائیگی صف اول میں کھڑا کر دیگی

تحریک جدید کی قربانیوں کے جہاد میں حصہ لینے والے جن مجاہدین نے اپنے وعدوں کو ۳۱ مارچ یا ۳۱ مئی تک مرکز میں ادا کر دیا ہے۔ ان کے نام شکریہ کے ساتھ اخبار "الفضل" میں شائع ہو چکے ہیں۔ اب ان مجاہدین کے نام انشاء اللہ تعالےٰ شائع کئے جائیں گے۔ جو اپنے وعدوں کی رقوم کو ۳۱ جولائی تک مرکز میں پہونچا دیں گے۔ زمیندار جماعتوں کو خصوصیت سے یہ موقعہ غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ ان کی فصل نکل چکی ہے۔ جو لوگ ۳۱ مئی تک اپنے وعدے پورے کر چکے تھے۔ انہیں دیکھ کر وہ جنہوں نے ابھی تک ادا نہیں کئے۔ بہت ہوشیار ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ جبکہ ان جیسے حالات رکھنے والے احباب وعدے پورے کر چکے ہیں۔ تو انہیں بھی ۳۱ جولائی تک اپنا وعدہ پورا کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا۔ کہ زمینداروں کو ۳۱ جولائی تک وعدہ پورا کرنا چاہیئے۔ اور زمینداروں کی یہ ادائیگی انہیں السابقون الاولون کی پہلی صف میں کھڑا کر دے گی۔ اسی طرح شہری جماعتوں کے کارکنوں کو بھی یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اپنے وعدے ۳۱ جولائی ۱۹۴۲ء تک مرکز میں سو فی صدی داخل کر دیں۔ اور ہر احمدی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد پر عمل کرے کہ فرمایا "جو لوگ اس راستہ میں مشکلات کی پروا نہیں کریں گے۔ اور مصیبتوں پر ثابت قدم رہیں گے۔ وہی لوگ ہیں جو اپنے عمل سے اس بات کو ثابت کر دیں گے۔ کہ وہ آئندہ نسلوں میں عزت سے یاد کئے جانے کے مستحق ہیں۔ مجبوریاں سب کے لئے ہوتی ہیں۔ اگر ایک شخص پیچھے ہٹے۔ اور

کتاب "شہادۃ القرآن" کا امتحان ۲۶ جولائی بروز اتوار ہوگا ؛ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایاتِ چوہدری غلام حسین صاحب نمبردار عارف والہ ضلع منٹگمری

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف - قادیان

(۱)

میں نے ۱۹۰۵ء میں بیعت کی۔ اُن دنوں ایک جائداد کا مقدمہ ہم پر دائر تھا جس کا فیصلہ ابتدائی عدالت میں ہمارے خلاف ہو چکا تھا اور ہم نے اپیل کر رکھی تھی۔ مخالفین سلسلہ ہم سے کہتے تھے۔ کہ اگر تم اس مقدمہ میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ تو ہم مرزا صاحب کو سچا سمجھیں گے۔ میں نے ایک طول طویل خط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں لکھا کہ یہ لوگ اس مقدمہ میں ہماری کامیابی کو حضور کی صداقت کی دلیل ٹھہراتے ہیں۔ اور اس کو سلسلۂ حقہ کی صداقت کا نشان سمجھیں گے۔ حضور دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں کامیابی عطا فرمائے۔ اور عزت بھی بچائے۔ کیونکہ یہ مقدمہ طوالت پکڑ گیا ہے۔ اور خرچ بہت ہو چکا ہے جس کا اثر ہماری اولاد پر پڑے گا۔

چند یوم کے بعد حضور علیہ السلام کی طرف سے ایک خط آیا۔ جس میں تحریر تھا۔ کہ "دُعا کی گئی تم خدا تعالےٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو"۔ چودھری نصر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ اُس وقت غیر احمدی تھے۔ اور ہمارے وکیل تھے۔ خدا تعالےٰ نے ایسا معجزہ دکھایا۔ کہ اگرچہ اپیل ہمارا نامنظور ہو گیا۔ مخالف وکیل پنڈت بیلی رام جموں چلا گیا۔ اور ہمارے وکیل کو جج صاحب نے بتلا بھی دیا۔ کہ اپیل تمہارے مخالف ہے۔ لیکن باوجود اس کے مخالف فریق ہمارے پیچھے پڑ گیا۔ کہ آؤ صُلح کر لیں۔ چنانچہ وہ جائداد نصفا نصف تقسیم ہو گئی۔ اور اللہ تعالےٰ نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعا سے ہر ایک نقصان سے بچا لیا۔

(۲)

ایک دفعہ موسمِ گرما میں ہم قادیان گئے میری بیوی بھی ہمراہ تھی۔ ملاقات کے موقعہ پر میری بیوی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دریافت فرمایا۔ کہ لڑکی تم کچھ پڑھی ہوئی بھی ہو؟ اس نے جواب دیا۔ ہاں حضور میں قرآن شریف با ترجمہ پڑھی ہوئی ہوں۔ اور تفسیر محمدی بھی پڑھ چکی ہوں۔ اس پر حضُور نے اس سے قرآن شریف ترجمہ کے ساتھ سُنا۔ بعد ازاں فرمایا۔ کہ ترجمہ وُہی ہے۔ جو تم نے پڑھا ہوا ہے لیکن سمجھ میں فرق پڑ گیا ہے۔ میرا منشا ہے کہ تم چند روز ٹھہرو۔ اور مُجھ سے پڑھ کر جاؤ۔ اور پھر جا کر عورتوں میں تبلیغ کرو۔ کیونکہ عورتیں عورتوں میں اچھی طرح تبلیغ کر سکتی ہیں۔

(۳)

اگلے روز صبح کے وقت حضور نے میری بیوی کو سورۃ فاتحہ کا سبق دینا شروع کیا۔ اُس وقت میری بیوی کی گود میں ایک چھوٹی سی لڑکی تھی۔ جس کا نام میمونہ بیگم تھا۔ اس کی ایک آنکھ خراب تھی۔ اور پانی بہتا رہتا تھا ہمیں اندیشہ تھا۔ کہ آنکھ ضائع نہ ہو جائے سبق کے وقت لڑکی نے رونا شروع کر دیا۔ حضور کو سبق پڑھانا دُشوار ہو گیا۔ میں حضرت خلیفہ اول کے شفاخانہ میں بیٹھا تھا۔ کہ حضور علیہ السلام نے ایک خادمہ کے ساتھ لڑکی کو شفاخانہ میں بھیج دیا۔ اس خادمہ نے حضرت مولوی صاحب سے کہا کہ مولوی صاحب! حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ کہ "اس لڑکی کی آنکھوں میں کچھ ڈال دیں۔ اچھی ہو جائے گی"! چنانچہ حضرت مولوی صاحب فوراً اس کی آنکھوں میں ایک شیشی سے پانی سا ڈال دیا۔ اور بفضلہ تعالےٰ لڑکی کی آنکھوں کو آرام ہو گیا اور جو آنکھ پہلے کی خراب تھی۔ وُہ بھی درست ہو گئی۔ جب تک وُہ لڑکی زندہ رہی۔ اس وقت تک ہم اس کی آنکھیں معجزہ کے طور پر عورتوں کو دکھاتے تھے۔

(۴)

ایک دفعہ جب پہلے پہل میں معہ والد صاحب قادیان گیا۔ تو اس وقت حضرت اقدس مسجد مُبارک کے شمالی مکان میں ریش مبارک کو مہندی لگا کے ایک تخت پوش پر بیٹھے تھے۔ غالباً وُہ جمعہ کا دِن تھا۔ السلام علیکم اور مصافحہ کے بعد حضور علیہ السلام نے تخت پوش پر ہمیں جگہ دی۔ اور حضور خود پیچھے سرک گئے پھر وُہ لوگ جو اس وقت مسجد مبارک میں موجُود تھے۔ انہیں بھی پتہ لگ گیا۔ اور وُہ بھی آہستہ آہستہ اندر آنے شروع ہو گئے جو آدمی آتا۔ حضور علیہ السلام اُسی سے مصافحہ کرتے۔ اور اسے تخت پوش پر جگہ دے کر خود اور پیچھے ہٹ جاتے رہتے! کہ وُہ تخت پوش سارے کا سارا مہمانوں سے پُر ہو گیا۔ اور آخر کار حضور تخت پوش کے ایک پائے پر جا بیٹھے۔

(۵)

ایک دِن صبح کے وقت حضور علیہ السلام موضع بھینی کی طرف سیر کے لئے نکلے۔ خاکسار بھی ساتھ تھا۔ میں نے حضور سے دریافت کیا۔ کہ مقروض کو قربانی دینی جائز ہے؟ حضور نے فرمایا "نہیں۔ مقروض پہلے اپنا قرضہ ادا کرے۔ پھر قربانی دے"! اس کے بعد میر ناصر نواب صاحب مرحوم مغفور نے سوال کیا۔ کہ اگر نقد روپیہ یہاں بھیج دیا جائے۔ تو جائز ہے؟ فرمایا: "نہیں قربانی ذبح کو کہتے ہیں"! حضرت نانا جان مرحُوم نے پھر سوال کیا۔ کہ اگر گوشت فروخت کر کے یہاں رقم بھیج دی جائے۔ تو کیا حرج ہے؟ اس پر حضور نے بڑے زور سے فرمایا۔ کہ میر صاحب! یہ جائز نہیں۔ کیونکہ جو غریب ہمسائے ہوتے ہیں۔ وُہ امید رکھتے ہیں۔ کہ فلاں آدمی قربانی کرے گا۔ تو ہم گوشت کھائیں گے۔ اگر ایسا نہ ہوا۔ تو پھر وُہ کہیں گے۔ کہ اندر ہی اندر قربانی کا گوشت ہضم کر گئے۔ قربانی اس جگہ کرو۔ اور قربانی کا گوشت ہمسائیوں کو دو۔ خواہ کسی قوم کا ہو۔ ہاں کھالیں تمہارا اختیار ہے۔ یہاں بھیج دو۔

(۶)

ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ایک عیسائی عبد الحق مسلمان ہُوا تھا حضور قادیان کے شمال کی طرف سیر کے لئے گئے۔ تو دروازہ سے نکلتے ہی آپ نے فرمایا۔ کہ میاں عبد الحق کہاں ہیں۔ اس نے کہا۔ میں حاضر ہُوں۔ اُس کو آپ نے اپنی بائیں طرف کر لیا۔ اور ہم بہت سے آدمیوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر حلقہ باندھ لیا۔ ہندو بازار کی طرف گلی تنگ تھی۔ اس سبب سے کسی کا پاؤں حضرت اقدس کی سوٹی پر آ جاتا۔ تو چھڑی ہاتھ سے گر جاتی۔ بعض وقت کسی کا پاؤں حضور کے پاپوش پر بھی پڑ جاتا۔ اس پر آپ بار بار فرماتے۔ کہ محبت کے مارے گرتے ہیں۔

پھر بازار سے نکل کر حضُور نے تقریر شروع فرما دی۔ حضُور نے فرمایا۔ کہ مسیح جب بھوکا مرتا انجیر کے درخت کے پاس پھل لینے کے لئے گیا۔ تو یہ پتہ نہ لگا۔ کہ درخت کے ساتھ پھل بھی ہے۔ یا نہیں۔ دیکھو باپ تو غیب دان ہے۔ اور بیٹا غیب دان نہیں۔ اچھا۔ فرض کیا۔ اگر پھل نہیں تھا۔ تو اس سے پھل لے بھی نہ سکا۔ دیکھو باپ تو قادر ہے۔ بیٹا قادر بھی نہیں۔ پھر زور سے آپ نے فرمایا۔ کہ جو آج میرے ہاتھ پر نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ اگر عیسٰے زندہ ہو۔ تو وُہ بھی دیکھ کر شرمندہ ہو جائے۔ پھر حضور نے فرمایا۔ کہ میاں عبد الحق! تم یہاں ٹھہرو۔ اور قرآن شریف پڑھ کر جانا۔ کیونکہ ہم نے سُنا ہے۔ کہ سراجدین عیسائی نے تم کو کہا ہے۔ کہ قادیان سے آ کر پھر بھی مُجھ کو ملنا۔ امید ہے۔ کہ وُہ تم کو ملے گا۔ مگر جب آدمی مسلح ہو کر نکلتا ہے۔ تو جو ڈاکو اور چور ملے۔ اس کا سر کاٹ دیتا ہے۔ تم قرآن شریف پڑھ کر جانا۔

(۷)

ایک دفعہ حضور سیر سے واپس آ رہے تھے کہ ایک آدمی راستہ میں ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔ اس نے رو کر عرض کیا۔ کہ یا حضرت میری ایک عرض ہے۔ آپ کھڑے ہو گئے۔ اور فرمایا۔ کیا بات ہے۔ اس نے کہا۔ کہ میں ایک مسجد کا عہدیدار (متولی) اور قبر کا گدی نشین ہوں۔ میں نے آپ کو بہت گالیاں دیں۔ مگر آج میں نے توبہ کی ہے۔ اور آپ کو مہدی اور مسیح موعود مان لیا ہے۔ آپ نے ہنس کر فرمایا۔ اگر تم نے سچے دل سے توبہ کی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ تمہارے گناہ معاف کر دے اگر گناہ معاف نہ کئے جائیں تو توبہ کے معنے ہی کیا ہُوئے۔

(۸)

ایک دفعہ مسجد مبارک میں امریکہ کا ایک انگریزی اخبار کسی نے پڑھا۔ یا ذکر کیا۔ کہ اس میں کسی نے لکھا ہے کہ پنجاب میں عیسائیت کم ہو گئی ہے۔ ڈپٹی کمشنر وں کو چاہیئے۔ کہ تبلیغ کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سُن کر فرمایا کہ "اوہ پھرے نتھ گھڑاؤن نوں۔ ایہہ پھرے نک وڈھاؤن نوں (وُہ تو نتھ گھڑانے کو پھرے۔ اور یہ ناک کٹواتے کو پھرے) ہم تو کہتے ہیں کہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

عورتوں کے حقوق کے متعلق قرآن کریم کی تعلیم

جو عورتیں مغربیت کے زیر اثر ہیں۔ اور جنہوں نے کھلے مونہہ پھرنا آزادی کا سب سے بڑا معیار قرار دے رکھا ہے۔ ان کے نزدیک دنیا میں عورت کے حقوق مغرب نے ہی قائم کئے ہیں۔ اس سے پہلے عورت تمام جائز حقوق سے محروم تھی۔ اور مذہباً اور عقیدۃً محروم سمجھی جاتی تھی۔ گویا اہل مغرب کا نہ صرف اہل مشرق پر بلکہ اکناف عالم میں بسنے والی تمام عورتوں پر یہ احسان ہے کہ انہوں نے عورتوں کے اندر بیداری پیدا کی۔ اور انہیں غلامی کی زنجیروں سے چھڑا کر آزادی کے میدان میں مردوں کے دوش بدوش کھڑا کر دیا۔ مگر یہ خیال واقعات اور حالات کے اعتبار سے اسقدر غلط۔ اتنا پُر فریب اور ایسا بے معنی ہے۔ کہ اسے سن کر ہنسی آتی ہے۔ اگر آزادی کے معنی صرف کھلے مونہہ پھرنا ہو تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ آزادی مغربیت کے طفیل عورتوں کو حاصل ہوئی۔ اور وہ فطری شرم وحیا جو عورت کا حقیقی زیور ہے اسے مغرب نے ہی دور کیا۔ لیکن اگر آزادی کا لفظ ان معنوں میں استعمال نہیں ہو سکتا تو کہنا پڑتا ہے۔ کہ اہل مغرب نے آزادی کا غلط مفہوم لوگوں کے ذہن میں بٹھایا اور آزادی کا درس محض اس لئے دیا۔ تاکہ لوگ زیادہ سے زیادہ اپنے نفس کے غلام بن جائیں۔ یہ ہمرنگ زمین دام ایسا تھا۔ جس میں عاقبت نا اندیش لوگ گرفتار ہو گئے اور انہوں نے اپنے ہاتھوں اپنی قوم اور اپنے ملک کو نقصان پہونچایا۔ اس کے مقابلہ میں اسلام نے عورتوں کو آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے جو حقوق عطا کئے۔ اور جن کا ذکر تفصیل کے ساتھ قرآن کریم اور احادیث میں موجود ہے وہ ایسے ہیں کہ زمانہ اپنی تمام تگ و دو کے باوجود ان حقوق سے زیادہ کوئی جائز حق عورتوں کو نہیں دے سکتا۔ اور نہ ان حقوق میں کمی کر کے عورتوں کے حقوق کی صحیح حفاظت کر سکتا ہے۔ اور یہی اسلامی قانون کی بڑائی کا ثبوت ہے۔ کہ شارع اسلام نے اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت جن قوانین کا نفاذ فرمایا ہے۔ وہ اس درجہ کامل ہیں۔ کہ اگر ان پر کسی اور کا اضافہ کیا جائے۔ تب بھی قوم اور ملک کو نقصان ہوگا۔ اور اگر ان میں کسی قسم کی کمی کی جائے۔ تب بھی قوم اور ملک کو نقصان ہوگا۔ ان حقوق کے تفصیلی بیان کی تو یہاں گنجائش نہیں۔ صرف چند اصولی باتیں قرآن کریم سے پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں عورتوں کے متعلق فرماتا ہے ھن لباس لکم وانتم لباس لھن یعنی عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم عورتوں کے لباس ہو۔ یہ ایک لطیف مثال اناث کی اعلیٰ حیثیت کو ظاہر کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے دی ہے۔ فرماتا ہے تم عورتوں کو اپنا لباس سمجھو۔ اور یہ ظاہر ہے کہ لباس کے ۳ فائدے ہوتے ہیں۔ اول۔ لباس سردی اور گرمی سے انسان کو بچاتا ہے۔ دوم انسان کی ستر پوشی کرتا ہے۔ سوم۔ انسان کے لئے زینت کا باعث ہوتا ہے۔ پس جب خدا نے کہا کہ تم عورتوں کے لئے بمنزلہ لباس ہو۔ اور عورتیں تمہارے لئے بمنزلہ لباس ہیں۔ تو درحقیقت یہ سمجھایا کہ میاں بیوی کے تعلقات ایسے ہونے چاہئیں کہ وہ ایک دوسرے کی عزت وناموس کے محافظ ہوں۔ جس طرح لباس انسان کی برہنگی کو ڈھانکتا ہے۔ اسی طرح میاں بیوی کے لئے اور بیوی میاں کے لئے ستر پوشی کا کام دیتی ہے اور عزت وناموس محفوظ رہتی ہے۔ اسی طرح یہ تعلق زینت کا بھی موجب ہوتا ہے۔ اور گھر کی رونق اس سے دوبالا ہو جاتی ہے پھر جس طرح لباس سردی اور گرمی کے ضرر سے انسان کی حفاظت کرتا ہے۔ اسی طرح یہ تعلق انسان کی بعض فطری خواہشات کے بُرے پہلوؤں سے اسے بچا لیتا ہے۔

یہ مشابہتیں تو اس صورت میں ہیں جب لباس کو صرف ظاہری لباس قرار دیا جائے۔ لیکن قرآن کریم نے تقوےٰ کو بھی مومن کا لباس قرار دیا ہے۔ فرماتا ہے یابنی اٰدم قد انزلنا علیکم لباساً یواری سوأتکم وریشا ولباس التقوٰی ذالک خیر۔ ذالک من اٰیات اللہ لعلھم یذکرون۔ اے آدم کے بیٹو ہم نے تمہارے لئے لباس اتارا ہے۔ تاکہ وہ تمہاری برہنگی کو ڈھانپے اور تمہارے لئے زینت کا کام دے۔ لیکن اس کے علاوہ بھی ایک لباس ہے جو لباس التقوےٰ ہے جو سب لباسوں میں سے بہترین لباس ہے۔ تمہیں چاہیئے کہ ظاہری لباس پہنتے وقت اس لباس کا بھی خیال کر لیا کرو۔ پس قرآنی اصطلاح میں لباس سے مراد قلبی طہارت پاکیزگی تقوےٰ اور خشیت اللہ بھی ہے۔ اور کون نہیں جانتا۔ کہ یہ لباس بھی میاں بیوی کے تعلق سے ہی کامل طور پر حاصل ہوتا ہے۔ بشرطیکہ انسان اسلامی ہدایات کو ملحوظ رکھے۔ پس اسلام عورت کو مرد کے پاؤں کی جوتی قرار نہیں دیتا۔ بلکہ فرماتا ہے اگر عورت نہ ہو تو مرد مکمل ہی نہیں ہو سکتا۔ اور نہ اپنے کمالات کا اظہار کر سکتا ہے۔ اس کی وضاحت اللہ تعالےٰ نے ایک اور آیت میں بھی فرمائی ہے۔ جس میں مرد وعورت دونوں کو ایک ہی جنس کا قرار دے کر مساویانہ حقوق کا مستحق ٹھہرایا ہے۔ اور جو عورت کے شرف اور اس کے مجد کو بہت بڑھانے والا ہے۔ فرماتا ہے۔ واللہ جعل لکم من انفسکم ازواجاً۔ اللہ تعالےٰ نے تمہاری ہی جنس سے تمہاری بیویاں پیدا کی ہیں۔ تمہیں یہ نہیں چاہیئے کہ ان کو ادنےٰ مخلوق سمجھ کر حقارت کی نظر سے دیکھو۔ اور ان سے درشتی یا سختی سے پیش آؤ۔ اسی طرح فرماتا ہے ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف وللرجال علیھن درجۃ۔ عورتوں کو مردوں پر اسی قسم کے حقوق حاصل ہیں۔ جس قسم کے مردوں کو عورتوں پر حاصل ہیں۔ ہاں انتظامی معاملات میں مردوں کو عورتوں پر فوقیت ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ وجعل بینکم مودۃً ورحمۃً خدا تعالےٰ نے تمہارے درمیان پیار اور رحمت رکھ دی ہے۔ اس سے بھی یہ استنباط ہوتا ہے۔ کہ دونوں کو آپس میں محبت اور پیار سے رہنا چاہیئے۔ اس کی مزید وضاحت اللہ تعالےٰ نے اس حکم میں فرمائی ہے کہ عاشروھن بالمعروف فان کرھتموھن فعسیٰ ان تکرھوا شیئاً ویجعل اللہ فیہ خیراً کثیرا۔ عورتوں سے نہایت عمدہ اور نیک سلوک کرو۔ اگر تم ان کو ناپسند کرتے ہو۔ پھر بھی ہماری نصیحت تمہیں یہی ہے۔ کہ ان سے حسن سلوک کے ساتھ پیش آؤ۔ کیونکہ ممکن ہے تم ایک چیز کو ناپسند کرو۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس میں تمہارے لئے بہت بڑی برکت رکھی ہوئی ہو۔ پہلی آیت میں تو صرف یہ فرمایا گیا تھا۔ کہ جعل بینکم مودۃً ورحمۃً اللہ تعالےٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے مرد وعورت کے درمیان محبت اور رحمت رکھ دی ہے۔ مگر اس آیت میں حکم دیا گیا ہے۔ کہ تم محض خدا تعالےٰ کی رضا کی خاطر اپنی بیویوں سے نیک سلوک کرو۔ کیونکہ انسان اپنی نادانی کی وجہ سے بعض دفعہ ایک چیز کو ناپسند کرتا ہے۔ مگر درحقیقت وہ اس کے لئے مفید ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ ایک چیز کو پسند کرتا ہے۔ مگر درحقیقت اس کے لئے مضر ہوتی ہے۔

چونکہ میاں بیوی کے تعلقات میں کبھی کبھی رنجش بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے یہ اصولی ہدایت دی ہے۔ کہ ایسے جھگڑوں کو حتی الامکان صلح صفائی سے نپٹانا چاہیئے۔ فرماتا ہے وان امرأۃ خافت من بعلھا نشوزاً او اعراضاً فلا جناح علیھما ان یصلحا بینھما صلحا۔ والصلح خیر۔ واحضرت الانفس الشح۔ وان تحسنوا وتتقوا فان اللہ کان بما تعملون خبیرا۔ اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی طرف سے کسی ناچاقی یا بے توجہی کا خطرہ ہو۔ تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔ کہ وہ آپس میں صلح کر لیں کیونکہ صلح ہر حال میں بہتر ہے۔ اور تھوڑا بہت بخل تو سب کی طبیعت میں ہوتا ہے۔ اور اگر تم نیکی کرو۔ اور بدسلوکی حق تلفی اور ظلم وغیرہ سے بچو۔ تو اللہ تعالےٰ جو تمہارے کاموں سے واقف ہے۔ تمہیں اس کا ضرور اجر دیگا۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے بصورت ناچاقی مرد وعورت دونوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ باہم صلح سے رہیں اور جھگڑے پیدا کر کے اپنے تعلقات خراب نہ کریں۔ غرض اسلام جو تمام دُنیا کے لئے رحمت بن کر آیا۔ اس نے عورتوں کو بھی قعر مذلت سے نکال کر بام رفعت تک پہونچا دیا۔ جس کا کچھ نمونہ اس مضمون میں پیش کیا گیا ہے اور کچھ اگلے نمبر میں پیش کیا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اسلام ــــ اور ــــ ہندوستان

مندرجہ بالا عنوان پر جناب سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار "نور" نے ۱۴ جون کو مجلس ارشاد کے زیر انتظام اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی صدارت میں جو دلچسپ اور پر از معلومات لیکچر دیا وہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

آریوں کا الزام

آریہ صاحبان کبھی کبھی اسلام پر یہ الزام لگایا کرتے ہیں۔ کہ اسلام یا مسلمانوں نے ہندوستان میں آکر کوئی اچھا اثر نہیں ڈالا مگر ان دوستوں کا یہ کہنا ان کے سطحی خیال پر مبنی ہے ورنہ جب ہم غور و خوض اور چھان بین سے کام لیتے ہیں۔ تو ہندوستان کے لئے ہم اسلام کو سراسر رحمت پاتے ہیں۔ ہندوستان کو اسلام کے ورود کے قبل حسب ذیل چار مدارج سے گزرنا پڑا۔ (۱) برہمنی مذہب یا ویدک دھرم (دوم) وام مارگ (سوم) شومت (چہارم) بدھ اور جین دھرم۔

ویدک دھرم اور ہندوستان

سب سے اول ہم برہمنی مذہب یا ویدک دھرم لو لیتے ہیں۔ "قدیم ہندوستان کی تہذیب" کے فاضل مصنف پنڈت رومیش چندر دت جی۔ سی۔ آئی۔ ای اپنی اس مشہور کتاب کے چھٹے باب میں لکھتے ہیں۔ کہ اس عہد میں عناصر پرستی اور سوم لتا کا بہت رواج تھا۔ سوم لتا کے متعلق یہی صاحب اپنی اس اپنی نازکتاب میں دوسری جگہ لکھتے ہیں۔ کہ یہ ایک نباتات ہے۔ بالعموم دریا وغیرہ کے کناروں پر پیدا ہوتی ہے۔ اس کے پتے نوکدار ہوتے ہیں۔ اور اسے ڈنڈے کونڈے میں رگڑ کر۔ چھان کر دودھ اور میٹھا ملا کر استعمال کیا جاتا ہے اور یہ ایک سرور آور چیز ہوتی ہے۔

وام مارگ

اس کے بعد وام مارگ کا زمانہ آیا۔ اس مذہب میں علاوہ علامت .... کی پوجا کے اور کئی ایسے ناگفتنی عقائد تھے۔ کہ جن کے اظہار کا قلم گویا نہیں۔ اور پھر لطف یہ کہ۔ اس مذہب میں وہی شخص زیادہ نیکوکار سمجھا جاتا تھا۔ جو ان عقائد پر سختی سے عامل ہوتا تھا۔

شومت

اس کے بعد شومت کا زمانہ آیا۔ اس میں علامت ...... کی پوجا کا رواج تھا۔ اور اس مذہب میں بھنگ کا بھی بہت احترام تھا۔ چنانچہ ان کے ہاں یہ ایک مشہور مقولہ ہے کہ "بھنگ گنگ دو بہین ہیں رہتی شو کے سنگ"۔ گنگ سے مراد گنگا ہے۔ یعنی گنگا اور بھنگ سے شوجی کو بہت پریم ہے۔

بدھ اور جین مت

اس کے بعد چوتھا درجہ بدھ اور جین مت کا آیا۔ یہ صحیح ہے کہ ان لوگوں نے وام مارگ اور شومت وغیرہ کی قباحتوں کے برخلاف بڑی زبردست آواز بلند کی۔ جہاں اس مذہب میں یہ اچھی باتیں تھیں۔ وہاں اس مذہب نے خداوند تعالیٰ کی ہستی کا سرے سے ہی انکار کیا۔ اور ان کے مذہب کا یہ مشہور مقولہ ہے "اہنسا پرمو دھرما" یعنی کسی کو اذیت نہ دینا۔ یہی سب سے بڑھ کر نیکی اور دھرم ہے۔ ہندوستان میں آجکل جینیوں کا مرکز گجرات اور کاٹھیاواڑ ہے۔ جہاں کے جناب گاندھی جی رہنے والے ہیں۔ اور اس آہنسا پرمو دھرما کا جناب گاندھی جی پر بھی غیر معمولی اثر ہے

ہندوستان میں مسلمانوں کا دور

اب آتا ہے ہندوستان میں مسلمانوں کے ورود کا زمانہ۔ ہندوستان میں مسلمانوں کا پہلا داخلہ ۶۳۶ء بذریعہ ابوالعاص عامل یمن ہوا۔ دوسرا داخلہ بذریعہ امیر مہلب ۶۶۴ء میں ہوا۔ تیسرا داخلہ بذریعہ محمد بن قاسم ۷۱۲ء میں ہوا۔

ویدانت مت

ٹھیک آٹھویں صدی میں ملک مالابار میں شنکر اچاریہ جی کا ظہور ہوا۔ اور یہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے توحید کا نعرہ بلند کیا۔ مگر یہ صاحب بدھ مذہب کو شکست دینے کی خاطر اپنی دھن میں اتنے بڑھ گئے۔ کہ انہوں نے ہر ایک چیز کو خدا کی شکل میں پیش کیا۔ ان کے مت کو ویدانت مت بھی کہتے ہیں۔ اس کی تعلیم یہ ہے کہ "اس جیو میں کھید نہ جانو ساودھ چور سب برہم پہچانو"۔ مجھے اس کے اظہار میں خوشی ہے۔ کہ اس توحید کے عقیدہ میں بہت حد تک اسلام نے شری شنکر آچاریہ کی مدد کی۔ بوجہ مالابار کے سمندری کنارہ ہونے کے شروع سے ہی عرب تاجروں کی آمدورفت مالابار میں تھی۔ نہ صرف آمدورفت تھی۔ بلکہ عرب مالابار میں مقیم بھی ہو چکے تھے مسعودی جو آٹھویں صدی میں مالابار میں آیا۔ وہ اپنے سفرنامہ میں لکھتا ہے۔ کہ اس وقت مالابار میں قریباً دس ہزار عرب مسلمان آباد ہیں۔ ان میں بعض مشہور تاجر ہیں۔ یہاں کے مسلمانوں کا رئیس ابوسعید بن زکریا ہے۔ لہٰذا اس سے ثابت ہوا۔ کہ شری شنکر آچاریہ کی پیدائش کے وقت مسلمان عرب تاجر مالابار میں آباد تھے۔ اور ان مسلمانوں نے توحید کے معاملہ میں شری شنکر آچاریہ کی بڑی مدد کی یہی وجہ ہو کہ جہاں شری شنکر آچاریہ نے بدھ مت کا بڑے دھڑلے سے کھنڈن کیا۔ وہاں وہ اپنے ہمسایہ مسلمانوں کے متعلق خاموش رہا۔ آٹھویں صدی کے بعد ہندوستان میں جو مذاہب سامنے آتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:۔ ویدانت مت۔ سکھ دھرم۔ نامی مت۔ برہمو سماج۔ آریہ سماج وغیرہ۔ ویسے تو اور بھی بہت سے مذاہب ہیں۔ مگر وہ سب ایک ضمنی حیثیت رکھتے ہیں۔ ویدانت مت کا ذکر تو اوپر آچکا ہے۔

اسلام کا اثر سکھ دھرم پر

اب سکھ دھرم کو لیجئے۔ کہ اسلام نے تمدنی اور روحانی رنگ میں اس مذہب پر کتنا اثر ڈالا۔ اوّل آپ سردار کا لفظ لیجئے۔ یہ ایک فارسی لفظ ہے۔ اور مسلمان اسے اپنے ساتھ ہندوستان میں لائے۔ مسلمانوں کے آنے سے پہلے سردار کی بجائے مکھیا لفظ کا رواج تھا۔ پھر لباس کو لیجئے۔ لمبا کرتہ اور پاجامہ۔ یہ مسلمانوں کا لباس ہے۔ پھر اکالیوں کا سیاہ لباس جو عباسیوں کا امتیازی نشان تھا۔ پھر ڈاڑھی کا رکھنا جس کی اسلام میں تاکید ہے۔ اکٹھے مل کر سفر کرنا۔ اور اس میں ایک جتھے دار کا انتخاب جو اسلامی رواج ہے۔ جسے میر قافلہ کہا جاتا ہے۔ سفر سے پہلے ارداس یعنی دعا کر کے روانہ ہونا یہ بھی اسلامی طریقہ ہے۔ گوشت کا استعمال کرنا۔ اس کا بھی اسلامی تمدن سے گہرا تعلق ہے کڑاہ پرشاد یا حلوے کا زیادہ چاہنا۔ یہ بھی اسلامی تمدن سے وابستہ ہے کیونکہ مسلمانوں کے ہاں بھی جو حلوہ کی قدر ہے۔ وہ حسب ذیل مقولہ سے صاف عیاں ہے۔ المؤمن حلوٌ یحب الحلوا پھر سکھوں کے ہاں عبادت کے قبل پنج اشنانہ کا رواج ہونا۔ یعنی مونہہ اور کہنیوں تک دونوں ہاتھ اور ٹخنوں تک دونوں پاؤں دھونا۔ یہ وضو کی دوسری شکل ہے۔ پھر لوٹو پل سب مل کر اکٹھے کھانا جو سراسر اسلامی رواج ہے۔ پھر بوقت دعا ایک شخص کا دعا کرنا اور باقیوں کا اس کی ہاں میں ہاں ملانا۔ یہ طریقہ دعا کافی حد تک اسلام سے ملتا ہے۔ پھر بیاہ شادی کے معاملہ میں قریبیوں میں پابندی کا کم ہونا۔ کثرت ازدواج اور نکاح بیوگان جو اسلامی طریقہ ہے۔ اور پھر سؤر کا ان کے ہاں بھی نجس اور پلید ہونا جیسا کہ شری گورو گرنتھ صاحب کے اس قول سے عیاں ہے:۔

ایک بھگت بھگوان جہیں پرانی کے ناہیں من\
جیسے سوکر سوان نانک جانو تاہیں تن

یعنی وہ شخص جس کے دل میں خدا کی محبت نہیں۔ وہ سگ اور سؤر سے بھی زیادہ بد اور نجس ہے۔

سکھ دھرم کا ہندو دھرم سے اختلاف

اب لیجئے وید۔ اوتار۔ گئو پوجا۔ جنیئو اور چھوت چھات کے عقیدہ کو اوتار۔ ہندوؤں کا یہ عقیدہ ہے کہ جب دنیا میں گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں۔ تو خدا بجائے کسی اپنے برگزیدہ کے بھیجنے کے بذات خود انسانی جسم میں حلول کرتا ہے۔ اس کے متعلق گورو صاحب فرماتے ہیں:۔ "سو مکھ جلو جت کہے ٹھاکر جونی" "جو مجھ کو پرمیشور اوچرہن تھیں جن نرک کنڈ میں پرہیں" یعنی وہ منہ کیوں نہیں جل جاتا۔ جو کہتا ہے کہ خدا پیدا ہوا۔ اور جو مجھ کو اوتار کہیں گے وہ دوزخ کے سب سے نچلے درجہ میں گرائے جائیں گے۔

جنیئو:۔ جنیئو کا عقیدہ ہندوؤں حتیٰ کہ آریوں میں بھی بڑا زبردست ہے۔ اس کے متعلق شری گورو گرنتھ صاحب کا یہ قول ہے۔

حبوب جوانی

جوانی عمر کے کسی خاص حصہ کا نام نہیں جوانی اس طاقت کا نام ہے۔ جو انسان اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔ ایسا آدمی ہر عمر میں جوان ہے۔ اگر اس جوانی کی ضرورت ہے۔ تو مادہ حیات پیدا کرنے والی دوا "حبوب جوانی" استعمال کریں۔ قیمت پچاس گولیاں تین روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دیا کپاہ سنتوکھ سوت جت گنڈھیں ست وٹ
ایہہ جنیئو جیو کا ہیئی تاں پانڈے گھت
یعنی مہربانی کی کپاس چاہیئے۔ صبر کا سوتر
نیکوئی کی گرہیں۔ اور طہارت کا بٹ۔ اے پنڈت
اگر یہ جنیئو تمہارے پاس ہے۔ تو میں بخوشی
پہننے کیلئے تیار ہوں۔

چھوت چھات:۔ چھوت چھات کا عقیدہ ہندوؤں کے ہاں بڑا زبردست ہے۔ اور منوسمرتی کا بیشتر حصہ اس سے بھرا پڑا ہے۔ شری گرنتھ صاحب اس کے متعلق یہ کہتا ہے:۔

اول اللہ نور اپایا قدرت کے سب بندے
اک نور تھیں سب جگ اپجیا کون بھلے کون مندے

یعنی اللہ کے نور سے ہی سب مخلوق پیدا ہوئی ہے پھر بلحاظ پیدائش ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ شودر اور یہ برہمن ہے۔ پھر فرماتے ہیں:۔

خصم [illegible] کمذات

یعنی جو شخص خدا سے گمراہ ہوا۔ وہی کمینہ ہے۔

اب لیجئے گائے کو۔ ہندوؤں کے ہاں جو گائے کی عظمت ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے اتنی عظمت کہ جو بسا اوقات مسلمانوں اور ہندوؤں میں غیر معمولی آزردگی۔ کشیدگی اور تنفر کا موجب بنتی رہتی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ سکھ دھرم اس کے متعلق کیا کہتا ہے۔ شری گرنتھ صاحب میں لکھا ہے

گوبر جوٹھا چونکا جوٹھا۔ جوٹھی دینی کارا

یعنی گوبر ناپاک اور اس سے جو چونکا دیا جائے۔ وہ ناپاک پھر رہت نامہ بھائی چوپا سنگھ صاحب میں لکھا ہے کہ اگر باورچی خانہ میں گائے کے گوبر کا چونکا دیا جائے۔ یا گائے کے گوبر کے اوپلے جلائے جائیں تو اس سے جو کڑاہ پرشاد تیار کیا جائیگا۔ اسکی تقدیس میں فرق آجائیگا۔ اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ سکھ دھرم اصولاً گائے کو کس نظر سے دیکھتا ہے۔

اب لیجئے ویدوں کا معاملہ۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ آریہ اور سناتنی ویدوں کو کلام الٰہی مانتے ہیں۔ اس کے متعلق شری گرنتھ صاحب یہ کہتا ہے:۔

پڑھ پڑھ پنڈت منی تھکے ویدوں کا ابھیاس
نام جپت نہ آوہی نا بنج گھر ہوئے داس

یعنی بڑے بڑے پنڈت اور منی ویدوں کو پڑھ پڑھ کر تھک گئے۔ مگر وہ معرفت الٰہی کے معاملہ میں ......

پرنامی مت اور اسلام:۔ اب لیجئے پرنامی مت کو۔ قریباً پانصد سال کا عرصہ ہوا۔ کہ اس مذہب کا آغاز ہوا۔ یہ اپنے آپ کو مومن یا پرنامی کہتے ہیں۔ اس مذہب کے بانی شری دیوچند جی مہاراج امرکوٹ علاقہ مارواڑ میں پیدا ہوئے۔ دوسرے گورو شری پران ناتھ جی جام نگر علاقہ کاٹھیاواڑ میں پیدا ہوئے۔ جام نگر۔ سورت۔ آسام بنگال۔ مارواڑ۔ گجرات پٹنہ وغیرہ میں ان کی بڑی بڑی گدیاں ہیں۔ پنجاب میں بھی ان کے کچھ پیرو ہیں۔ پنجاب میں ان کی گدی ملکہ ہانس ضلع منٹگمری میں ہے یہ اپنی کتاب کسی غیر کو نہیں دکھاتے۔ اور سناتے بھی بہت ہی کم ہیں۔ اتفاق حسنہ سے میری ملاقات ایک پرنامی مہنت سے ہوئی اور خدا نے ان کے دل میں تحریک کی۔ اور انہوں نے اپنی کتاب سے کچھ پڑھ کر مجھے سنایا۔ نوٹ نہیں لینے دیئے۔ ہاں زبانی جو یاد داشت رہ سکی۔ اس کا لب لباب یہ ہے۔ یہ دنیا میں چار بڑی ارواح کو مانتے ہیں۔ اول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روح۔ دوم شری دیوچند جی مہاراج کی روح۔ سوم اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ کی روح۔ چوتھی روح ان کے نزدیک آنے والی ہے جس کے منتظر ہیں۔ اس روح کے آنے پر یہ اپنی تعلیم کی لوگوں میں اشاعت کریں گے۔ انکی مقدس کتاب کا نام "کل جمع" صاحب ہے۔ اس کتاب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن پاک کی بڑی تعریف لکھی ہے۔ ایک شلوک یہ یا اس کے قریب قریب ہے

اول خدا دوجا محمد برحق
کافرتس کو آکھئے جو ان میں لائے شک

برہمو سماج اور اسلام:۔ اب لیجئے برہمو سماج کو۔ راجہ رام موہن رائے اس مذہب کے بانی ہوئے ہیں۔ آپ ایک بنگالی جنٹلمین تھے۔ فارسی اور عربی کے عالم تھے۔ قدرتی طور پر فارسی اور عربی کے علم نے ان پر اثر ڈالا۔ یہ ویدوں کو نہیں مانتے تھے۔ تناسخ اور جنیئو سے انکاری تھے روح اور مادہ کو حادث مانتے تھے اور ذات پات کے بھی قائل نہ تھے۔ یہ عقائد انہوں نے کہاں سے لئے وید مقدس کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ صاحب ویدوں کے قائل ہی نہ تھے۔ لہٰذا صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ عقائد آپ نے اسلام سے لئے

اسلام اور آریہ سماج:۔ اب لیجئے آریہ سماج کو۔ آریہ سماج توحید کا قائل ہے شدھی یا تبلیغ کا حامی۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ اگر ویدک دھرم تبلیغ کا حامی ہوتا۔ تو منوسمرتی میں چار ورن۔ برہمن کھشتری ویش شودر کیوں ہوتے۔ لہٰذا یہ صاف ظاہر ہے کہ ایک غیر مذہب سے ہونیوالے آریہ کیلئے کوئی درجہ نہیں۔ بالفاظ دیگر آریہ سماج اُسے ٹکٹ تو دے دیتا ہے۔ مگر درجہ کوئی نہیں دیتا۔ اور یہی وجہ ہے کہ ایک غیر مذہب سے آریہ ہونے والے کیلئے شادی بیاہ کے معاملہ میں بڑی بڑی مشکلات پیش آتی ہیں۔ مطلب یہ کہ ہضم نہیں ہوسکتے۔ دنیا میں دو ہی چیزیں ایسی ہیں جو مساوات دے سکتی ہیں۔ روٹی اور بیٹی کے تعلقات یعنی اکٹھے مل کر کھانا۔ اور باہمی رشتہ داری۔ یہ امر واقعہ ہے کہ یہ دونوں باتیں آریہ سماج میں نہیں ہیں۔ اگر ہیں۔ تو اسکا عدم اور وجود برابر ہے مگر برخلاف اس کے اسلام ان دونوں باتوں کا بڑی شد و مد سے حامی ہے۔ ایک بھنگی سے ہونیوالا مسلمان نہ صرف یہی کہ وہ ایک مسلم بادشاہ کے پہلو بہ پہلو کھڑا ہوکر نماز پڑھ سکتا ہے۔ بلکہ مسلمانوں سے ملکر بے تکلف کھا پی بھی سکتا ہے اور اگر وہ اپنے تمدن کو اچھا بنالے۔ تو کسی اچھے سے اچھے مسلمان کو اس سے رشتہ ناطہ کرنے میں بھی دریغ نہ ہوگا۔

اب لیجئے نکاح بیوگان۔ آریہ سماج اصولاً نکاح بیوگان کی جگہ نیوگ کا حامی ہے۔ مگر اب فعلاً نیوگ کو ترک کرکے نکاح بیوگان کو اپنا رہا ہے جو اسلامی عقیدہ ہے۔ عورت کو ویدک دھرم میں نہ تو میکے سے ہی جائیداد کا حصہ ملتا ہے۔ اور نہ سسرال سے۔ اب اسمبلی کے ذریعہ حصہ ملنے کا قانون پاس کروایا جارہا ہے۔ جو ایک اچھی بات ہے۔ اور ہمیں خوشی ہے۔ کہ اس معاملہ میں بھی آریہ سماج اسلامی اصول کو اختیار کررہا ہے۔ تلسی رامائین میں بے چاری مستورات کے لئے جو ارشاد ہوا ہے۔ وہ آپ رامائین کے اس شعر سے بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں:۔

ڈھول گنوار شودر پشو ناری
یہ سب تاڑن کے ادھیکاری

میں اس کے ترجمہ کیلئے معافی چاہتا ہوں۔

اسلام ہی ایک پہلا مذہب ہے۔ جس نے عورت کو موت تک میراث دار درجہ دیا یعنی یہ میکے اور سسرال ہر دو جگہ سے جائیداد میں حصہ دار ہے۔ پھر اسلام ہی ایک ایسا مذہب جس نے سب سے پہلے رواداری کی تعلیم پیش کی۔ واف من

اکسیر اٹھرا

طبیہ عجائب گھر کی تیار کردہ "اکسیر اٹھرا" استعمال کریں
قیمت عہ فی تولہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولے دس روپے
پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

موسم گرما کیلئے طاقت کی بے نظیر دوا
حب جواہرات عنبری

مردانہ طاقت کیلئے عموماً ایسی ادویات رائج ہیں۔ جنکا استعمال موسم گرما میں سخت مضر ہوتا ہے۔ ہمارے دواخانہ نے اس دقت کے پیش نظر حب جواہرات عنبری میں عرصہ کے تجربہ کے بعد ایسی ترمیم کردی ہے۔ کہ ہر موسم میں آپ اس دوا کو بخوشی استعمال فرماسکتے ہیں۔ یہ گولیاں دل و دماغ۔ جگر کی اصلاح اور اعصابی کمزوری کو دور کرکے طاقت پیدا کرتی ہیں۔ اس دوا کا استعمال دیرپا اور مستقل اثر رکھتا ہے۔ آج ہی آرڈر بھیجکر فائدہ اٹھایئے۔ قیمت چالیس گولی پانچ روپے۔ نمونہ کا پیکٹ قیمت ایک روپیہ

ملنے کا پتہ:۔ ویدک یونانی دواخانہ قادیان پنجاب

سُرمہ ممیرا خاص

آنکھیں ایک نعمت ہیں۔ اگر آنکھوں میں کسی قسم کی تکلیف ہو۔ یا نظر کمزور ہو۔ سرمہ ممیرا خاص استعمال کریں قادیان کے بڑے بڑے گھروں میں استعمال اور مقبول ہوچکا ہے قیمت فی تولہ ۱۲ چھ ماشہ ۸ تین ماشہ ۱۰ر

اکسیر نزلہ

پرانا نزلہ یا بار بار ہونے والا نزلہ بیماریوں کی جڑھ ہے۔ اس کا بہترین علاج اکسیر نزلہ ہے قیمت یکصد قرص عہ

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

امۃ الاخلا فیہا نذیر۔ انما انت منذر و لکل قوم ھاد کہکر ویدک رشیوں اور شری کرشن اور شری رامچندر جی کے لئے بھی احترام پیدا کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ کبھی کسی مسلمان نے سری کرشن یا شری رامچندر جی کی شان میں سوء ادبی سے کام نہیں لیا۔ بلکہ احترام۔ کاش اس کا عشر عشیر بھی آریہ سماج میں ہوتا۔ تو آج فرقہ دارانہ فضا بہت حد تک سلجھی ہوئی ہوتی۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا۔ کہ کیا ہندوستان میں بھی کوئی نبی پیدا ہوا۔ تو حضور نے فرمایا۔ کہ ہاں۔ کان فی الھند نبیا اسود اللون اسمہ کاھن۔ ہندوستان میں بھی نبی آئے۔ ان میں سے ایک بزرگ کا نام کاہن ہے۔ جن کا رنگ سیاہ تھا۔ اور پھر خود سوامی دیانند جی سے جو مسلمانوں نے بہترین سلوک کیا۔ تاریخ اس بات کی بہترین گواہ ہے۔

۱۸۷۷ء میں جب پہلی دفعہ سوامی دیانند جی لاہور آئے۔ تو ہندو صاحبان نے سوامی جی کو جگہ دینے اور ٹھہرانے سے صاف انکار کر دیا۔ ایسے وقت میں کام آئے تو مسلمان چنانچہ ڈاکٹر رحیم یار خاں مرحوم نے اپنی وسیع کوٹھی اور باغ سوامی صاحب موصوف کے حوالہ کر دیا۔ جہاں سوامی صاحب دھڑلے سے اپنے مذہب کا پرچار کرتے رہے۔ حتیٰ کہ ۲۴ جون کو لاہور کی پہلی آریہ سماج ڈاکٹر صاحب موصوف کی کوٹھی پر ہی قائم ہوئی۔

پھر اس کے بعد جب سوامی صاحب پہلی دفعہ امرتسر آئے۔ تو وہاں بھی ہندو صاحبان نے سوامی صاحب موصوف کو ٹھہرانے سے انکار کر دیا۔ کام آئے تو ایک مسلمان بزرگ۔ میاں محمد جان صاحب رئیس اعظم امرتسر جنہوں نے اپنی کوٹھی اور باغ سوامی صاحب موصوف کے سپرد کر دیا۔ جہاں سوامی صاحب موصوف بے کھٹکے اپنے مذہب کا پرچار کرتے رہے۔ اور امرتسر میں پہلی آریہ سماج ۱۲ اگست ۱۸۷۷ء کو میاں صاحب موصوف کی کوٹھی پر ہی قائم ہوئی۔ پھر جب سوامی صاحب موصوف ۱۸۷۹ء کو بنارس پہنچے۔ تو وہاں بھی ہندو صاحبان نے سوامی صاحب کو جگہ دینے سے انکار کر دیا۔ کام آئے۔ تو سر سید مرحوم جو ان دنوں بنارس میں جج تھے۔ اور انہوں نے اپنی کوٹھی سوامی صاحب موصوف کے حوالے کر دی جہاں صاحب موصوف آزادی سے اپنے مذہب کی اشاعت کرتے رہے۔ پھر انوپ شہر میں سوامی دیانند کا جو ایک مشہور مباحثہ ہوا۔ اس میں ایک مسلمان تحصیلدار نے سوامی صاحب موصوف کی جو مدد کی۔ تاریخ اسکی بہترین گواہ ہے۔ ریاست حیدر آباد میں سکھوں کا ایک مشہور گوردوارہ اچل نگر یا حضور صاحب کے نام سے مشہور ہے جسکو نظام کی جانب سے پچاس ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر ہے جسکی اسوقت آمدن ڈیڑھ لاکھ سالانہ سے کم نہ ہوگی۔ اور اس گوردوارے کا انتظام بھی سرکار کی طرف سے ہے۔ کیا مجال کہ کبھی ایک پائی کی بھی کمی بیشی ہو جائے۔ اتنی بڑی جاگیر غالباً کسی سکھ ریاست میں بھی سکھ گوردوارہ کے نام نہ ہوگی۔ آریہ سماج کی مشہور کتاب جو سوامی دیانند جی مہاراج کی مرتب شدہ "بہیے دنی سبھا" کے نام سے ہے۔ اس کے صفحہ ۵۰ پر لکھا ہے۔ کہ جنہوں نے تجرد گرہست اور فقیری تینوں کو باری باری اختیار نہ کیا ہو۔ ایسے لوگ یا تو ہمارا مذہب قبول کریں یا رخصت ہو جائیں۔ یا ہمارے بس میں ہو کر رہیں۔ برخلاف اس کے اسلام کا یہ ارشاد ہے۔ کہ لا اکراہ فی الدین۔ یعنی دین کے معاملہ میں کوئی زیادتی نہیں۔ جس کا دل چاہے مانے جس کا دل چاہے نہ مانے ناواقف لوگوں کی طرف سے یہ الزام لگایا جاتا۔ کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا۔ اس کیلئے ایک معزز ہندو کی گواہی معاملہ کو صاف کر دیگی پنڈت رام دیو انچارج گورنر گورو کل کانگڑی نے ۱۰ نومبر ۱۹۲۰ء کو آریہ سماج لاہور میں لالہ لاجپت رائے کی صدارت میں لیکچر دیا تھا جس میں آپ نے یہ کہا۔ کہ چھٹی صدی میں عرب کی حالت بہت ہی ناگفتہ بہ تھی حضرت محمد صاحب نے اپنے آچار (اسوہ حسنہ) سے لوگوں میں جادو کی بجلی بھر دی۔ وہ بجلی جو انسانوں کو دیوتا بنا دیتی ہے۔ حضرت محمد صاحب نے یہ بجلی راجوں مہاراجوں میں نہیں بھری بلکہ عوام میں۔ یہ غلط ہے کہ اسلام تلوار سے پھیلا۔ اگر مذہب تلوار سے پھیل سکتا ہے۔ تو مجھے کوئی پھیلا کر دکھلائے۔ حضرت محمد صاحب نے اہل عرب میں کس قسم کا دشواش بھر دیا تھا۔ اس کی ایک مثال سنیئے۔ ایک غلام جو مسلمان ہو چکا تھا۔ اس کا آقا دھوپ میں لٹا کر اسکی چھاتی پر پتھر رکھ کر پوچھا کرتا تھا۔ کہ بتا تو محمدؐ کو چھوڑیگا۔ یا نہیں۔ لیکن غلام صاف انکار کر دیتا تھا۔ حضرت محمدؐ پر ایک شخص نے تلوار سے حملہ کیا اور پوچھا کہ بتا اب کون تمہیں بچا سکتا ہے۔ حضرت محمدؐ نے کہا میرا خدا۔ پھر وہی تلوار حضرت محمدؐ نے حملہ آور سے چھین کر جب اس پر حملہ کرنا چاہا اور پوچھا کہ بتا اب تمہیں کون بچا سکتا ہے۔ تو گڑگڑا کر کہنے لگا۔ کہ حضرت آپ ہی بچائیں تو بچائیں۔ حضرت نے کہا۔ کم بخت اللہ پر بھروسہ رکھ۔ لیکن اس گری ہوئی عرب قوم کو حضرت محمدؐ نے کسقدر بلندی پر پہنچا دیا۔ تاریخ گواہ ہے کہ عربوں نے تمام یورپ کو فتح کیا اور اس میں تہذیب پھیلائی نہ صرف یورپ میں بلکہ ہندوستان میں بھی۔

اسلام اور ہندوستان کا تمدن:۔ پروفیسر رام دیو صاحب نے یہ بالکل درست کہا۔ کہ اسلام ہی پہلا مذہب ہے جس نے روحانی اور تمدنی دولت سے دنیا کو مالا مال کیا۔ ہم لباس کو ہی لیں۔ یہ شستہ لباس اچکن۔ پاجامہ۔ صافہ۔ پیشواز پٹکو کہ قمیص شلوار یہ مسلمان اپنے ساتھ لائے۔ چنانچہ رائے بہادر چنتامنی ایم۔ اے۔ ایل ایل بی۔ مہابھارت میمانسا میں لکھتے ہیں۔ کہ آجکل ہندوستان میں اعلےٰ طبقہ کے لوگ جو پوشاک پہنتے ہیں وہ بیرون ہند کی ہے خاصکر مسلمانوں کی نقل ہے۔

فن عمارت:۔ گنبد دار اور محراب دار عمارتیں عرب اور ساسانی لوگ اپنے ساتھ لائے۔ چنانچہ پروفیسر بابو ایشوری پرشاد تاریخ ہند قرون وسطیٰ میں لکھتے ہیں کہ مسلمانوں نے شاندار اور خوبصورت عمارتیں تعمیر کر کے ہندوستان کے فن تعمیر میں ایک انقلاب پیدا کر دیا۔

زیورات:۔ گلوبند۔ بازوبند۔ کمر زیب۔ پازیب یہ مسلمانوں کی عنایت ہے۔

ظروف۔ صراحی۔ جگ۔ پاندان۔ گلاب پاش۔ عطردان یہ بھی مسلمانوں کے طفیل ہے۔

کپڑے:۔ جامہ دار۔ آب رواں۔ کامدان شال۔ ململ۔ مخمل۔ گلبدن۔ تن زیب یہ بھی مسلمان ہی اپنے ساتھ لائے۔

کھانے:۔ دوپیازہ۔ قورمہ۔ پلاؤ۔ بریانی۔ کباب متنجن یہ موہن بھوگ بھی اسلام کی بخشش ہے

باغات:۔ جو اس وقت ہندوستان میں امیروں کی زینت اور شان کو بڑھا رہے ہیں۔ یہ بھی اسلام کے طفیل باغ کا لفظ خود اپنی شہادت آپ ہے۔

لالہ کانشی رام صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب پردھان آریہ سماج ملتان اپنی تصنیف ایشور درشن میں لکھتے ہیں۔ کہ اسلام کی روحانیت کے سامنے آریہ ورت کی بت پرستی نے سر جھکا دیا۔ بت پرستی اور شرک خدا پرستی کی تاب نہ لا سکی۔ نومبر ۱۹۲۶ء کو لالہ لاجپت رائے صاحب آنجہانی نے آریہ سماج کے سالانہ جلسہ میں جو لیکچر دیا۔ یکم دسمبر ۱۹۲۶ء کا وکیل بحوالہ پرتاپ کہتا ہے۔ جس کی آخری سطریں یہ ہیں۔ (باقی)

چودہ سو ۱۴۰۰ صفحوں کی چھ کتابیں سال بھر کیلئے آٹھ آنہ میں

یا ۸/ ماہوار کرایہ پر

پانچ روپیہ بھیج کر بذریعہ ریلوے پارسل طلب فرمائیں۔ ہر مقامی انجمن کی لائبریری کے لئے۔ یا صدقہ جاریہ کے طور پر کسی بزرگ کی طرف سے پانچ احباب سے ایک ایک روپیہ وصول ہونے پر (۱) گلدستہ تعلیم الدین مجلد ڈیڑھ روپیہ۔ (۲) کلید ترجمہ قرآن مجید حصہ دوم مجلد ایک روپیہ۔ (۳) اسلامی اخلاق ۸/ (۴) فقہ احمدیہ آٹھ آنے لغات القرآن اردو بارہ آنے (۶) مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے آٹھ آنہ۔ یہ چھ کتابیں بھیجی جائیں گی جن کو سال بھر تک مطالعہ کر لینے کے بعد واپس کر کے نصف رقم مبلغ اڑھائی روپیہ وصول کر سکتے ہیں۔ اگر سال سے پہلے واپس کرنا چاہیں۔ تو چار آنہ ماہوار کرایہ لے کر آپ کی رقم واپس بھیجدی جائے گی۔ تفصیل رسالہ فرقان ماہ جولائی میں ملاحظہ فرمائیں۔ ریلوے سٹیشن کا نام ضرور لکھیں۔

المشتہر حکیم محمد عبد اللطیف شہید منشی فاضل ادیب فاضل تاجر کتب احمدیہ بازار قادیان

شفاکن

دنیا بھر میں مشہور ہو چکی ہے

شفاکن ملیریا کا کامیاب علاج ہے۔ شفاکن پنجاب کے علاوہ سندھ۔ بنگال۔ بہار۔ یوپی اور ہندوستان کے باہر بھی جا رہی ہے ابھی ہم کو افریقہ سے چھ درجنوں کا آرڈر آیا ہی ملیریا آ رہا ہے۔ آج ہی ایک شیشی خرید لیں۔ قیمت یکصد قرص ایک روپیہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ماسکو - ۱۳ جولائی۔ روس کے تازہ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ وارونیش کے آس پاس سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ دریائے ڈان کے ساتھ ساتھ دو سو میل کے محاذ پر جرمنوں نے جو چڑھائی کر رکھی ہے۔ وارونیش اس کے شمالی سرے پر واقع ہے۔ روسی فوجیں کانتی مرو کا کو خالی کرکے چالیس میل جنوب کی طرف چلی گئی ہیں۔ جہاں اب لڑائی ہو رہی ہے۔ سارے محاذ پر حالت نازک بتائی جاتی ہے۔ دریائے ڈان میں اسوقت پانی کے بجائے خون بہہ رہا ہے۔ مگر جرمن نقصان کی پروا کئے بغیر نئی فوجیں اور نیا سامان میدان میں لا رہے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جرمن کمانڈر کسی نئے حملہ کیلئے اپنی فوجوں کو از سر نو ترتیب دے رہا ہے اخبار "پراودا" نے لکھا ہے کہ تعداد اور سامان کی زیادتی کی وجہ سے جرمن فوج اہم جگہوں پر پیشقدمی کر رہی ہے۔ جرمن ہوائی جہاز بھی بہت مدد کر رہے ہیں۔ جرمنوں نے یہ حملہ صرف ستر اسی ہوائی جہازوں سے شروع کیا تھا۔ مگر اب پانچ چھ سو سے زیادہ ہوائی جہاز ان کے لڑ رہے ہیں۔ اگرچہ جرمنوں نے کچھ روسی علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ مگر وہ روسی فوجوں کو گھیرے میں لینے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ مارشل ٹموشنکو سلامتی کے ساتھ اپنی فوجوں کو نکال لائے ہیں۔ روسی ہوائی جہاز بھی دشمن کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں۔ گذشتہ سات روز میں ۵۸۳ جرمن طیارے برباد کئے گئے۔ روسیوں کے صرف ۲۲۵ کام آئے۔ جرمن اپنے مقبوضہ ممالک کے لوگوں سے سردیوں میں بکثرت سامان جنگ تیار کراتے رہے ہیں۔ اور معلوم ہوا ہے کہ موسم بہار کے آغاز میں ان کے پاس گیارہ بارہ ہزار طیارے تھے۔

قاہرہ - ۱۳ جولائی۔ مصر کی جنگ کے متعلق تازہ ترین اطلاع یہ ہے کہ شمالی مورچہ پر دشمن کے دو ہزار سپاہیوں کو قید کرنے اور اٹھارہ ٹینکوں پر قبضہ کرنیکے بعد اتحادی فوجیں آگے نکلے ہوئے تنگ علاقہ میں اپنے مورچوں کو مضبوط کر رہی ہیں۔ مرکزی محاذ پر دونوں فوجیں آمنے سامنے کھڑی ہیں۔ اور جنوب میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دشمن نے اب آگے بڑھ کر حملے کرنا چھوڑ دئیے ہیں۔ اتحادی فوجیں ہر جگہ سوچ سمجھ کر اور باقاعدگی سے کارروائی کرتی ہیں۔ اور جہاں پاؤں جماتی ہیں۔ وہاں مورچوں کو خوب مضبوط کر لیتی ہیں۔

قاہرہ - ۱۳ جولائی۔ مصر کی وزارتی سرگرمیاں جاری ہیں۔ کل نحاس پاشا نے شاہ مصر سے ملاقات کرکے انہیں حالات سے آگاہ کیا۔ اسکے بعد وزارت کا اجلاس ہوا۔

لنڈن - ۱۳ جولائی۔ شنبہ کے روز برطانی طیاروں نے دن دہاڑے ڈنزگ کی جرمن بندرگاہ پر کامیاب حملہ کیا۔ اس حملہ کے لئے انہیں آٹھ نو سو میل پرواز کرکے جانا پڑا۔ اور بادل۔ بجلی اور برف کے طوفانوں میں سے گذرنا پڑا۔ بعض اوقات تو انہیں پچاس فٹ کی بلندی پر نیچے آنا پڑتا۔ اور کبھی بیس ہزار فٹ کی بلندی پر پرواز کرنی پڑتی۔ ڈنزگ میں آبدوزوں کے کارخانوں پر بمباری کی گئی۔ جس سے جابجا آگ لگ گئی۔ بحیرہ بالٹک میں بھی ایک جرمن بندرگاہ پر حملہ کیا گیا۔ اور شمالی فرانس میں ایک ہوائی اڈے کو نقصان پہنچایا گیا۔

چنکنگ - ۱۳ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ جاپانیوں نے ایک اور شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اب وہ ونچاؤ کی بندرگاہ کی طرف بڑھنا چاہتے ہیں۔ جاپانیوں کا دعوٰے ہے کہ انہوں نے اس بندرگاہ پر قبضہ بھی کر لیا۔ مگر چینی اسے صحیح نہیں مانتے۔ ان کا بیان ہے کہ جاپان کے تیس جنگی جہازوں نے ونچاؤ کی بندرگاہ سے دس میل کے فاصلہ پر اپنی فوجیں اتارنے کی کوشش کی تھی۔ مگر انکا سخت مقابلہ کیا جا رہا ہے۔

دہلی - ۱۳ جولائی۔ اتحادی ہوائی جہاز برما میں دشمن کے فوجی ٹھکانوں پر کامیاب حملے کر رہے ہیں ایک ہوائی اڈہ بالکل تباہ کر دیا گیا۔ اور جب اس کی مرمت کے لئے مشین اور انجن لائے گئے۔ تو انپر مشین گنوں سے فائر کرکے ان کو بھی سخت نقصان پہنچایا گیا۔

ماسکو - ۱۳ جولائی۔ وروینز کے شہر کے لئے شدید جنگ ہو رہی ہے۔ کل روسی جوابی حملہ کے نتیجہ میں جرمنوں کو اس شہر کے دروازوں سے مغرب کیطرف کچھ پیچھے ہٹنا پڑا۔ روسی ایک ایک گز کے لئے لڑ رہے ہیں۔ جرمن یہاں ہر دم تازہ فوجیں لا رہے ہیں۔ روسی اس شہر کے مورچوں پر تاحال ڈٹے ہوئے ہیں مگر صورت حال نازک ہے۔ اور جرمنوں نے کئی مقامات پر روسی مورچوں کو توڑ دیا ہے۔ ایک مورچہ پر روسیوں نے دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ خارکوف سے سائیکلون پر یہاں فوجیں آ رہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمن اس محاذ پر ایک نئی قسم کا ٹینک استعمال کر رہے ہیں۔ جو بیضوی شکل کا ہے۔ اور جس سے باربرداری نیز حملہ دونوں کام لئے جا سکتے ہیں۔

ماسکو - ۱۳ جولائی۔ نئی ریڈیو سے تسلیم کیا گیا ہے کہ روسی فوجوں نے کریلیا پر حملہ کر دیا ہے۔ اور دو روسی ڈویژن وہاں حملے کر رہے ہیں۔ روسی ہوائی بیڑہ بھی ان کی مدد کر رہا ہے۔

چنکنگ - ۱۳ جولائی۔ کل جاپانی طیاروں نے کینگ فو پر جو صوبہ فوکین کے شمالی علاقہ میں ایک اہم شہر ہے۔ ہوائی حملہ کیا۔ چینیوں نے ہوزنگ سی پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ جاپانی فوجیں اب کیانگسی کی سرحد کی طرف ہٹ رہی ہیں۔

دہلی - ۱۴ جولائی۔ باخبر سیاسی حلقوں کی رائے ہے کہ امریکہ اور چین میں گاندھی جی کی مجوزہ تحریک کے متعلق کانگرس ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کا بڑی بیتابی سے انتظار کیا جا رہا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ مسٹر روزویلٹ اور مارشل چیانگ کائی شیک اس سلسلہ میں مداخلت کریں گے۔

واردھا - ۱۳ جولائی۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے بتایا۔ کہ گاندھی جی کے ریزولیوشن پر تاحال بحث جاری ہے اور امید ہے۔ ۱۵ جولائی تک اس کے متعلق ورکنگ کمیٹی فیصلہ کر دے گی۔

لنڈن - ۱۲ جولائی۔ جرمنوں کیطرف سے یہ افواہیں پھیلائی جا رہی ہیں۔ کہ جنرل فرانکو سپین میں پھر بادشاہت قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور شاہ الفانسو کے بیٹے یا پوتے کو تخت نشین کیا جائیگا۔ سپین کے وزیر خارجہ کا دورہ روم بھی اسی سلسلہ میں بیان کیا جاتا ہے۔

ماسکو - ۱۲ جولائی۔ روس کی سرکاری نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ جرمنی کا سب سے بڑا سرکاری بنک مقبوضہ ممالک کے تمام بنکوں پر قبضہ کر رہا ہے۔ چنانچہ آسٹریا۔ پولینڈ۔ چیکوسلواکیہ کے بنکوں پر قبضہ ہو بھی چکا ہے۔

چنکنگ ۱۲ جولائی۔ امریکن طیاروں نے نانچنگ میں جاپانیوں کے ہوائی اڈے پر کامیاب بمباری کی۔ دس طیارے تباہ کر دئے۔ اور ایک جہاز کو ڈبو دیا۔

دہلی - ۱۳ جولائی۔ حکومت ہند کے تعلیم و صحت کے ممبر کی صدارت میں یہاں ایک کونین کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس اس نتیجہ پر پہنچی کہ ہندوستان میں کم سے کم اڑھائی سال کے لئے کونین کا سٹاک موجود ہے۔ اس عرصہ کے بعد کے لئے ایک پانچ سالہ پروگرام کونین کی ضرورت کو پورا کرنیکے لئے تجویز کیا گیا۔ اس پانچ سال کے عرصہ میں کونین کا راشن کر دیا جائے گا۔ اور قیمت پر کنٹرول رکھا جائے گا۔

دہلی - ۱۲ جولائی۔ ایک اعلان مظہر ہے کہ ڈیوک آف گلوسٹر نے پانچ ہفتوں میں سیلون اور ہندوستان کا دورہ ختم کر لیا۔ اور آج بذریعہ طیارہ یہاں پہنچ گئے۔ آج آپ نے ہندوستانی ہوائی بیڑے کو بلہ (نیج) اور جھنڈا پیش کیا۔ اس موقعہ پر آپ نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ ہندوستانی بیڑے کے قیام پر ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے۔ مگر اس اثناء میں اس نے جو کارنامے سرانجام دئے ہیں وہ کسی سے کم نہیں (یہ بیڑہ یکم اپریل ۱۹۳۳ء کو قائم ہوا تھا)

دہلی - ۱۳ جولائی۔ حکومت ہند کے فنانس ممبر سر جرمی ریزمین جنگی مصارف کے سلسلہ میں بعض مسائل پر بحث و تمحیص کے لئے لنڈن گئے ہیں۔ جہاں غالباً دو تین ہفتہ رہیں گے۔

دہلی - ۱۴ جولائی۔ اتحادی طیارے گذشتہ تین روز سے برما میں دشمن کو بہت نقصان پہنچا رہے ہیں۔ کل ایک جگہ فوجی اجتماع پر بمباری کی گئی۔ اور مشین گنوں سے گولیاں چلائی گئیں۔ ہمارے سب طیارے واپس آ گئے۔

ماسکو - ۱۳ جولائی۔ تیسرے پہر کے روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جرمن چالیس میل رقبہ میں ورونیش سے روستوف جانیوالی ریلوے لائن تک پہنچ گئے ہیں اور روسی فوجیں چالیس میل مغرب کو ہٹ آئی ہیں۔ ورونیش شہر کے سامنے روسیوں کو مشکل حالات میں لڑنا پڑ رہا ہے۔ مگر پھر بھی وہ دشمن کو روکے ہوئے ہیں۔ جرمن دریائے ڈان کو عبور کرکے کئی سو ٹینک یہاں لانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ جرمنوں کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

لنڈن ۱۳ جولائی۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ جنوب مغربی بحرالکاہل کے علاقہ میں اتحادی اور جاپانی دونو کے طیاروں نے صرف دیکھ بھال کیلئے پرواز کی اس کے علاوہ کوئی سرگرمی دیکھنے میں نہیں آئی۔ آج آسٹریلیا کے وزیر خارجہ نے جنرل میکارتھر سے ملاقات کی جو ۲ گھنٹہ تک جاری رہی۔ اسکے متعلق کوئی سرکاری اعلان شائع نہیں کیا گیا۔

قاہرہ - ۱۳ جولائی۔ اتحادی فوجوں نے شمال مغرب میں جن علاقوں پر قبضہ کیا تھا جرمنوں نے کل انپر حملے کئے۔ مگر جنرل آکنلک کی فوجوں نے ان کا منہ توڑ جواب دیا۔ العالمین کے علاقہ میں اتحادی توپخانہ نے بہت سرگرمی دکھائی۔

قاہرہ - ۱۳ جولائی۔ مصری گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ جن ممالک پر جرمنی کا قبضہ ہے اُن کے کسی باشندہ کو مصر میں ملازم نہ رکھا جائے اور اگر کوئی ملازم رکھا جا چکا ہو۔ تو اسے ۴۸ گھنٹہ کے اندر اندر نکال دیا جائے۔ نیز ان ملکوں سے اگر کوئی شخص بھاگ کر آیا۔ تو متعلقہ حکومت سے بات چیت کے بعد ہی اسے مصر میں داخلہ کی اجازت دی جا سکے گی۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شایع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی